محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ قال ان للاسلام ضوءً ومنارا کمنار الطریق۔ (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اسلام کی بھی ایک روشنی اور چمک ہوتی ہے، اور راستوں کے نشانات کی طرح، اس کے بھی متعین نشانات اور منار ہوتے ہیں۔

الفاظ کے اعتبار سے یہ حدیث نہایت مختصر ہے لیکن اس کے معنی و مطلب کا دامن بڑا وسیع ہے۔ اس میں درحقیقت مسلمان پر یہ زور دیا گیا ہے کہ اسے اپنے اسلام اور ایمان کی بہرصورت حفاظت کرنی چاہیے، کیوں مسلمان کا اصل سرمایہ یہی ہے۔ اگر اس کے عمل و کردار سے اسلام کو نکال دیا جائے اور قلب و ذہن سے ایمان کی روشنی کو خارج کر دیا جائے تو وہ بالکل تہی دامن ہو جاتا ہے اور اندھیرے میں ٹانک ٹوئیاں مارنے لگتا ہے۔ جب تک وہ ایمان و اسلام کی دولت سے بہرہ ور نہیں ہو گا، اس پر مومن یا مسلم کے لفظ کا اطلاق نہیں ہو سکے گا۔

پھر یہ بات بھی فکر و خیال کی سطح سے محو نہیں ہونی چاہیے کہ ایمان اور اسلام کی کچھ متعین علامتیں اور خاص نشانیاں ہیں، جو مسلمان کے تعارف اور پہچان کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ان کی وجہ سے ان کے فکر و نظر اور اعمال و افعال کے تمام گوشے فوراً نکھر کر سامنے آجاتے ہیں۔ جس شخص میں یہ علامتیں نہیں پائی جائیں گی، وہ ایمان کی دولت سے محروم ہو گا — مذکورہ بالا حدیث میں، آسان پیرایۂ بیان میں سمجھانے کے لیے مسلمان کو ایک صاف اور

چٹیل میدان قرار دیا گیا ہے اور اس کے نشانات کو نشانِ راہ سے تعبیر فرمایا گیا ہے۔
مطلب یہ کہ اگر صاف، چٹیل اور طویل و عریض میدان میں نشانات اور علامتیں نہ ہوں، اور یہ معلوم کرنے کی کوئی صورت نہ ہو کہ اس میں سے کون سا راستہ کدھر کو نکلتا ہے اور کون سی علامت کس سمت کی طرف رہنمائی کرتی ہے تو یقیناً مسافر بھٹک جائیں گے اور منزل مقصود کو نہیں پاسکیں گے۔ لیکن اگر مناسب اور موزوں مواقع پر کچھ نشانات نصب ہوں گے اور علامتیں متعین ہوں گی جو مختلف راستوں کا پتا دیتی ہوں تو مسافر نہایت آسانی سے اپنی اپنی راہ کو پا اور منزل کو پہنچ سکیں گے۔
حدیث میں اسلام کو ایک وسیع میدان اور مسلمان کو اس کے مسافر سے تشبیہ دے کر یہ بتایا گیا ہے کہ اس میدان میں سیدھی اور صحیح راہ پر قدم زن رہنا اسی صورت میں ممکن ہے، جب کہ اس میں نشانات قائم اور علامتیں نصب ہوں، اور اگر خدانخواستہ علامتیں قائم نہ ہوں گی یا مٹ جائیں گی تو سیدھی اور صحیح راہ پر چلنا ممکن نہیں رہے گا اور مسافر ادھر اُدھر بھٹکتا پھرے گا۔
حدیث میں ایمان اور مسلمان کی اس تعبیر یا تمثیل کے ذریعے اصل بات کو لوگوں کے فکر و ذہن کے بالکل قریب کر دیا گیا ہے۔ یعنی بتانا یہ مقصود ہے کہ جس طرح تم اپنے سفر کی سہولتوں کے لیے راستوں میں نشانات نصب کرتے، مینار تعمیر کرتے اور مختلف علامتیں متعین کرتے ہو، تاکہ کوئی مسافر غلط سمت کو نہ نکل جائے اور اپنا سفر آسانی سے جاری رکھ سکے، ٹھیک اسی طرح ایمان اور اسلام کے ان احکام و فرائض کا تحفظ بھی تمہارے لیے ضروری ہے، جن کی حیثیت علاماتِ راہ اور نشاناتِ منزل کی ہے۔ اسلام اور ایمان کی بھی کچھ شاخیں، کچھ نشانات، کچھ علامتیں، کچھ منار اور کچھ اصول ہیں، جن کی حفاظت بہرحال مسلمان کے فرائض میں داخل ہے۔ مثلاً مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ نماز قائم کرے زکوٰۃ دے، استطاعت ہو تو فریضۂ حج ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے ــ یہ وہ

اعمال ہیں جو اسلام و ایمان کے لیے اصول اور مینار کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اسی طرح مظلوم سے ہمدردی، کمزور پر رحم، رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور تعلقا[ت] کی استواری، دوستوں سے روابط میں استحکام، میاں بیوی کے حقوق و فرائض کی نگاہ[داشت] ماں باپ کی فرماں برداری، بہن بھائیوں کے درمیان باہمی معاملات کی پختگی و حفاظت[،] ہمسایہ کا احترام، قابل امداد لوگوں کی مدد اور مستحقین کی اعانت اور بے روزگاروں کو ر[وزگار] پر لگانے کی کوششیں وغیرہ تمام امور اسلام کی علامتیں اور ایمان کی نشانیاں ہیں[۔] ان پر کاربند رہنا ہر صورت میں ضروری ہے۔

یہی وہ روشنی کے مینار ہیں جو مسلمان کی ہدایت و رہنمائی کے ذمہ دار ہیں اور جن کی ضو افشانیوں میں اضافے کے اسباب فراہم کرتے رہنا مسلمان کے بنیادی فرائض میں داخل ہے۔

فقہائے ہند (جلد دوم)

از محمد اسحاق بھٹی

یہ کتاب نویں صدی ہجری کے فقہائے برصغیر پاک و ہند کے حالات و سوانح او[ر] ان کی علمی و فقہی خدمات پر مشتمل ہے۔ نیز اس میں بتایا گیا ہے کہ کس کس حکمران کے عہد میں کون کون فقہائے کرام ارضِ ہند میں نمایاں ہو کر ابھرے اور ان فقہا سے اس دور کے ملوک و سلاطین کس طرح پیش آتے اور ان کی کس درجہ تکریم و تعظیم کرتے تھے۔

قیمت : ۱۱/۵۰ روپے

ملنے کا پتہ

ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور